

المبیس

قادیان ہوائ میں تھوڑے سے صبح کی ٹواٹوی اشعار ظہیر ہے۔ کہ حضرت امیر مہر میں عیون کے  
شہر میں اسی طرح کے گویاں یہاں ہی صنعت کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی محبت کے لئے دانا  
فراموشی۔

حضرت امیر مہر نے علیہ السلام کی طبیعت سرور اور زکام کو جو سے ممتاز ہے محبت کے لئے دانا  
کہ حضرت امیر مہر نے علیہ السلام کی طبیعت سرور اور زکام کو جو سے ممتاز ہے محبت کے لئے دانا  
کہ حضرت امیر مہر نے علیہ السلام کی طبیعت سرور اور زکام کو جو سے ممتاز ہے محبت کے لئے دانا  
کہ حضرت امیر مہر نے علیہ السلام کی طبیعت سرور اور زکام کو جو سے ممتاز ہے محبت کے لئے دانا

حسنیہ خاندان  
الفضل

الفضل  
خطبہ (۴)  
قادیان  
یوم

جلد ۲۰ رماہ امان ۱۳۳۰ھ ۱۱ رجب الاول ۱۳۳۰ھ ۷ مارچ ۱۹۴۷ء نمبر ۵۵

# نہد الی کی مشیت پوری ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

## حضرت یسدام طاہر احمد رضا کی نہایت ہی المناک وفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۵ مارچ۔ وہ المناک شبوں کا خیال کر کے میں دل کو تپ جاتا تھا۔ اور جسے سننے کے لئے کان قطعاً تیار نہ تھے مگر جسے مشیت پوری ہوئی  
قریب سے قریب تر لاری تھی۔ آخر آج بادل ناخواسہ سننا ہی پڑی۔ لاہور سے ۳ بجے بعد دوپہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے  
بذریعہ فون حضرت مولوی بشیر علی صاحب امیر مقامی کو مخاطب کر کے فرمایا گیا۔ کہ  
”بشیر صاحب یہ وہم طاہر احمد صاحب کو لڑائی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلالیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون“  
یہ سنتے ہی قادیان میں ایک سنگم پہنچا گیا۔ ہر شخص غم و اندوس کا جھمکے نظر آنے لگا۔ اور ہر طرف اُسی اور ٹھیک فانی پھیل گئی۔ ایسے بڑے الم انگیز حادثہ کے پیش  
آنے پر حضرت شیخ مولوی علیہ السلام کے الہامات کی طرف رجوع کیا گیا۔ تو حسب قریل دو الہامات میں اس کی طرف اشارہ معلوم ہوا۔  
(۱) ۵ مارچ شہداء کا عالم ہے۔ ”ان کی لاشیں کفن میں پیٹ کر لاتے ہیں۔“  
(۲) ۶ مارچ شہداء کا عالم ہے۔ ”ما تم کہو“ ”دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے۔“

ایسے المناک اور درد انگیز الہامات کا تعلق ایسے ہی حادثات سے ہو سکتا ہے جنہیں ساری جماعت عمارت خدمت کے ساتھ محسوس کرتے  
اور جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں نے مجموعی طور پر حضرت سیدہ امیر طاہر احمد صاحب کی عظمت کے وہاں میں ان کی ذات پر صفات سے  
جس اخلاص اور محبت کا اظہار کیا ہے اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی وفات کی اطلاع پا کر جماعت احمدیہ میں کس قدر  
شہد پر صدمہ محسوس کیا جائے گا۔

پھر یہ الہامات ان کے لڑے سے ہی اس حادثہ پر متعلق ہوتے ہیں۔ کیونکہ آج رات کے ۱۲ بجے کے قریب لاہور سے ”انجی لاش  
کفن میں پیٹ کر لاتے ہیں“ (مذکورہ صفحہ ۶۴۸) اور ایک بہت بڑے مجمع نے جو وہ میل سے زیادہ ایسی سرنگ پر چال کر صرگ  
کے موڑ سے لے کر مسجد مبارک تک پھیلا ہوا تھا۔ ”دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے“ (مذکورہ صفحہ ۶۵۳)

سیدہ امیرہ محترمہ کے جنازہ لاہور سے لاری کے ذریعہ لایا گیا۔ احمدیہ چوک میں لاری کے اتار کر چار پائی پر رکھا گیا۔ اور آخری  
رات بسر کرنے کے لئے چار پائی اشیا کر سیدہ امیرہ محترمہ کے مکان میں لے جایا گئی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار پائی اشیا ہوا  
میں شامل تھے۔ کل سہ پہر کو جنازہ لاری کی جانے کی ادنیٰ ضرورت کے انداز میں مقبرہ ہشتی میں قیام کے بعد دیکھا گیا۔

اس المناک حادثہ کا ایسا اثر ہے کہ اس وقت غم و الم کے اظہار کیلئے کئی کئی سو گیتاں جنہیں کل تک جماعت کو آپ کی خیر و عافیت کیلئے دعا میں کرنے کی  
تحریر کی جاتی تھی۔ آج ہندوئی درجہ کے ہندوؤں کے لئے غم کی کیا جارہے کہ ہر حال میں اسی قادیان ہشتی کا سہارا دیکھ رہے ہیں کہ کوئی  
عمل حکمت کے خالق نہیں۔ اور جس کے سوا دنیا کی ہر شے خالق ہے۔ کل من علیہا فان ویبھی وجہ ریلک خودی الجلال والا کرام۔



















